حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت

شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- 50 فیصد تک پانی کی بچت
- 45 فیصد تک کھاد کی بچت
- 35 فیصد تک پیداواری اخراجات میں کمی
- 100 فیصد سے زائد پیداوار میں اضافہ
- فصل کا جلد پکنا
- پیداوار کے معیار میں بہتری
- کسانوں کا منافع بخش فصلوں کی طرف رجحان
- غیر ہموار زمینوں کیلئے موزوں ترین

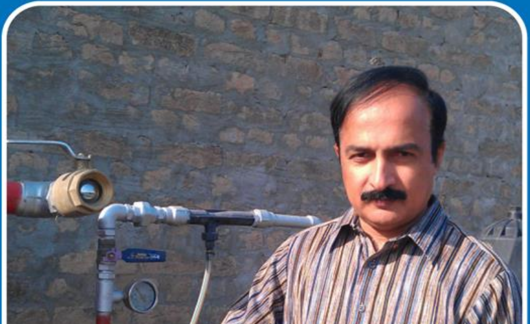

کاشتکار، چک نمبر 83 جنوبی، ضلع سرگودھا

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور معیشت میں زرعی شعبے کا حصہ دوسرے تمام شعبہ جات سے زیادہ ہے۔ کپاس، چاول، گندم، گنا، کینو، اور آم کی پیداوار کے حوالے سے پوری دنیا میں پاکستان ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے کپاس کی پیداوار میں چوتھا، گنے کی پیداوار میں پانچواں، گندم کی پیداوار میں ساتواں اور چاول کی پیداوار میں دنیا کا چودھواں بڑا ملک ہے۔ اس لئے حکومت کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ کاشتکاروں کو جدید تحقیق اور تکنیک سے بروقت آگاہ کیا جائے تاکہ زراعت کے میدان میں آنے والی بہتری سے مستفید ہو کر پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا جا سکے۔

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب

۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

ویب سائٹ: www.ofwm.agripunjab.gov.pk ، ای میل: pipipwm@gmail.com

ڈرپ آبپاشی، ضلع سرگودھا

اس وقت زراعت کے میدان میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کی کمی ہے، جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید کمیاب ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ حالات میں پانی کی بڑھتی ہوئی کمی کا واحد حل، اس کا بہتر استعمال ہے۔ پاکستان میں آبپاش زراعت کیلئے زیادہ تر روایتی طریقہ آبپاشی استعمال ہوتا ہے، جس میں پانی کو کھیتوں میں کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس طرح پانی بہت زیادہ مقدار میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ طریقہ بہت مشقت طلب اور وقت کے ضیاع کا باعث بنتا ہے۔ روایتی طریقہ آبپاشی میں فصل کو اسکی ضرورت سے یا تو کم پانی ملتا ہے یا کافی زیادہ ملتا ہے جو دونوں صورتوں میں اسکی بڑھوتری پر منفی طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔

پانی کے ان مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے ذریعے "پنجاب میں آبپاش زراعت سے پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" شروع کیا ہے۔ اس کا مقصد جدید طریقہ آبپاشی سے کسانوں کو آگاہی کے ساتھ اسکے استعمال کیلئے تربیت اور مالی معاونت فراہم کرنا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ڈرپ اور سپرنکلر آبپاشی کی تنصیب کروائی جا رہی ہے، جو کاشتکار اس سے مستفید ہونا چاہیں، انہیں کل لاگت کا فقط 40 فیصد ادا کرنا ہوتا ہے، جبکہ بقیہ 60 فیصد حکومت ادا کرتی ہے۔ "ڈرپ اور سپرنکلر آبپاشی کی بہت ہی زیادہ افادیت ہے، اس میں 70 فیصد تک پانی کی بچت ہوتی ہے جبکہ پانی کی بروقت اور مناسب ترسیل کی وجہ سے فصل کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ بھی ہوتا ہے۔ اس وقت پنجاب کے تمام اضلاع میں بہت سے کاشتکار اس منصوبے سے مستفید ہو کر پانی کی بچت کے ساتھ کامیاب کاشتکاری کر رہے ہیں۔" سرگودھا کے سہیل عباس صاحب ایک ترقی یافتہ کاشتکار ہیں، جو ڈرپ آبپاشی سے کامیاب کاشتکاری کر رہے ہیں۔ ضلع سرگودھا چک نمبر 83 جنوبی میں ان کا 19 ایکڑ پر مالٹے کا باغ پانی کی کمی کی وجہ سے مسائل کا شکار تھا۔ دو سال پہلے یہ پودے پانی کی کمی کی وجہ سے بری حالت میں تھے اور کافی سارے پودے اس کمی کو برداشت نہ کر سکے اور سوکھ گئے۔ تاہم اب یہ پودے کھلے کھلے اور کافی صحت مند ہیں جسکی وجہ اس باغ کو سنبھالنے والے رمضان صاحب نے یہ بتائی!

"مالٹے کے اس باغ میں سات سال سے نو سال تک کے پودے ہیں، نہری پانی میسر تو ہے پر اتنا نہیں کہ ساری زمین کو سیراب کیا جا سکے، اسی لئے پودے، جوں جوں بڑے ہوتے گئے، پانی کی کمی کا مسئلہ شدید ہوتا گیا۔ جب کافی سارے پودے سوکھنا شروع ہو گئے، تو مجبوراً بور کروانا پڑا۔ بور کا پانی کافی مہنگا پڑتا ہے، تاہم پھر بھی مجبوری کی وجہ سے استعمال کرتے رہے ہیں۔ ڈھائی سال قبل ڈرپ آبپاشی کے بارے میں علم ہوا، تو فوراً اس سے مستفید ہونے کا فیصلہ کیا اور یہ ایک انتہائی اچھا فیصلہ ثابت ہوا ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ پانی کی کمی والا مسئلہ حل ہو گیا، سات گھنٹے کا نہری پانی ملتا ہے، وہ روایتی طریقہ سے استعمال کرنے سے صرف دو ایکڑ کو ہی سیراب کرتا تھا۔ اگر کھالے بنا کر صرف پودوں کو ہی پانی دیں، تو تین ایکڑ سیراب ہوتے تھے بقایا پانی بور سے پورا کرنا پڑتا تھا۔ ڈرپ کی تنصیب کے بعد نہری پانی کو تالاب میں جمع کرتے ہیں جو تین گھنٹے میں بھر جاتا ہے اور تالاب کے پانی سے تین مرتبہ نو ایکڑ کو پانی دے لیتے ہیں۔ اب ڈیڑھ سال ہو گئے ہیں بور والا پانی بالکل بھی استعمال نہیں کیا۔"

ڈرپ آبپاشی کو فصل کے حساب سے ڈیزائن کیا جاتا ہے اور پانی کو پائپوں کی مدد سے براہ راست پودوں کی جڑوں کے قریب پہنچایا جاتا ہے۔ اس میں پانی ضائع ہونے کا احتمال نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور روایتی طریقہ کی نسبت کم وقت اور کم محنت درکار ہوتی ہے جبکہ اسکے نتائج روایتی طریقہ سے بہت اچھے اور بہتر ہیں، رمضان صاحب نے اپنا دو سالہ تجربہ اس طرح بیان کیا!

"ڈرپ سے اور روایتی طریقہ سے پانی لگانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ روایتی طریقے سے 9 ایکڑ کو سیراب ہونے میں 27 گھنٹے لگتے ہیں اور مزدوری علیحدہ سے ہے جبکہ ڈرپ میں 9 ایکڑ کیلئے صرف دو گھنٹے درکار ہوتے ہیں اور مزدوری بھی کچھ خاص نہیں ہے۔ نو ایکڑ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے اور ایک حصے کو سیراب ہونے میں 40 منٹ لگتے ہیں اور چالیس منٹ بعد ایک والو کو بند کر کے دوسرے کو کھولنا ہوتا ہے۔ پانی کے ساتھ ساتھ ڈرپ میں کھاد کی بھی بہت بچت اور آسانی ہوتی ہے۔ کھاد والے ٹینک میں کھاد ڈال دیتے ہیں، یہ کھاد پانی کے ساتھ ہی تمام پودوں کو مل جاتی ہے نہ علیحدہ سے مزدوری درکار ہوتی ہے اور نہ ہی کھاد کسی غیر ضروری جگہ پر جانے سے ضائع ہوتی ہے۔ روایتی طریقہ سے دو آدمی کھاد لیکر ہر پودے کے گرد بنی کیاری میں باری باری ڈالتے تھے جس میں پورا دن لگ جاتا تھا اب یہی کام پہلے سے بہتر انداز میں صرف دو گھنٹے میں ہو جاتا ہے"

ڈرپ آبپاشی میں بروقت اور مناسب مقدار میں پانی کی ترسیل، کھاد کی متناسب مقدار اور تمام پودوں کو مساوی فراہمی کی وجہ سے فصل کی نشونما پر خوشگوار اثرات پڑتے ہیں جو پھل کے حجم اور پودوں کی رنگت میں واضح طور پر محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ رمضان صاحب اس سلسلے میں کہتے ہیں۔

"پچھلے دو سالوں میں یہاں کے پودے، بہت اچھے اور جاندار ہو گئے ہیں اس سال جو پھل لگا ہے اس کی خاص خوبی رنگت اور پھل کا ایک جیسا حجم تھا آس پاس کے جتنے بھی باغ ہیں ان میں سب سے اچھی اور خوبصورت پیداوار ہمارے باغ کی ہے اور یہ سب ڈرپ کے بعد ممکن ہوا ہے"